

سوال

میں ایک جاپانی لیکن غیرمسلم ہوں میرا ایک دوست کچھ مدت سے اسلام قبول کرچکا ہے اوراب فریضہ حج ادا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی ایک ٹانگ میں بہت بڑا زخم ہے جس کی بنا پر وہ بیساکھی کے بغیر نہیں چل سکتا تو کیا وہ حج کرسکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے :

اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو بھی وہاں تک جانے کی استطاعت رکھے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ سب جہانوں سے بے پرواہ ہے آل عمران (97) -

اور علماء کرام کی استطاعت کے بارہ میں کلام یہ ہے کہ : استطاعت میں ایسی سواری جو اسے مکہ تک پہنچائے اور اپنی غیر موجودگی کی مدت کا اپنے اہل و عیال اور جن کا خرچہ اس کے ذمہ لازم ہے ان کا خرچہ چھوڑنے اور اپنے ذمہ قرض کی ادائیگی کے بعد مکہ آنے جانے کا خرچہ بھی ہونا اور صحت بھی استطاعت میں شامل ہے ، اور اسی طرح عورت کے لیے محرم کی موجودگی بھی شرط ہے -

اور جبکہ آپکے مسلمان دوست کا مسئلہ صحت کے بارہ میں ہے تو ہم یہاں کچھ دیر رکتے اور اس کے بارہ میں بحث کرتے ہیں :

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ السبیل سے صحت مراد ہے - دیکھیں : تفسیر ابن کثیر سورة آل عمران آیت نمبر (79) -

لہذا بدن کی امراض اور ان عیوب سے سلامتی جو حج سے روکتی ہیں بھی حج کے وجوب کی شروط میں شامل ہوتی ہے ، لہذا اگر کوئی شخص ابدی مریض ہو یا کسی دائمی آفت کا شکار ہو یا پھر بڑی عمر کا بوڑھا ہو یا بستر پر ہو جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جاسکے اس پر فریضہ حج کی ادائیگی فرض نہیں -

اور جو شخص کسی دوسرے کے تعاون اور مدد سے حج ادا کر سکتا ہو اور اسے کوئی مددگار اور معاون بھی میسر ہو تو اس پر فریضہ حج کی ادائیگی واجب ہوگی - دیہکین : الموسوعة الفقهية (17 / 34) -

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

استطاعت کی کئی اقسام ہیں :

بعض اوقات تو شخص خود ہی صاحب استطاعت ہوتا ہے ، اور بعض اوقات کسی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر صاحب استطاعت ہوتا ہے جیسا کہ کتب احکام میں اس کا بیان موجود ہے -

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر سورة آل عمران آیت نمبر (97) -

اور جس کسی شخص کو کوئی ایسی آفت اور بیماری لاحق ہو جس سے شفایابی کی امید نہیں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنی جانب سے کسی دوسرے نائب کو حج پر روانہ کرے ، لیکن ایسا شخص جسے ایسی بیماری اور آفت لاحق ہو جو زائل ہو سکتی ہے اور اس سے شفایابی کی امید ہو تو اسے انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ آفت زائل ہو جائے تو وہ بنفسہ خود فریضہ حج ادا کرے اور اس کے لیے حج کے لیے اپنا نائب بنانا جائز نہیں جو اس کی طرف سے حج ادا کرے -

دیکھیں : الموسوعة الفقهية (17 / 34) -

لہذا اوپر کی سطور میں بیان کردہ کلام کی بنا پر آپ کے سوال کا جواب بھی واضح ہو جاتا ہے ، لہذا سائل عزیز سے گزارش ہے کہ آپ اپنے مسلمان دوست کو یہ جواب بتادیں ، اور میں اس سوال کے اہتمام پر آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس مسئلہ جو کہ دین اسلام کے پانچویں رکن کے متعلقہ ہے کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہا ہے -

اور میں اسے فرصت سمجھتا ہوں کہ آپ کو دین اسلام کی دعوت دوں اور آپ کو اس عظیم اور حق کے قافلہ میں شامل ہونے کی دعوت دوں جو کہ اسلام اور سلامتی کا قافلہ ہے آپ بھی اس میں شامل ہو جائیں -

واللہ اعلم .